(الف) حفاظت و تدوینِ حدیث: دورِ اوّل

عہدِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، عہدِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(تفصیلی سوالات)

سوال 1: حدیث کے معنی بیان کریں۔ حدیث پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

حدیث کا معنی و مفہوم

حدیث کا لغوی معنیٰ:

عربی زبان میں لفظ "حدیث" وہی مفہوم رکھتا ہے۔ جو ہم "اردو میں گفتگو کلام یا بات" سے مراد لیتے ہیں۔

حدیث کا اصطلاحی مفہوم:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ حقیقت میں قرآن مجید کی قولی اور عملی تفسیر و تشریح ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے انہی اقوال، اعمال اور احوال کا نام حدیث ہے۔

حدیث کی اقسام

حدیث مبارکہ کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

حدیث قولی:

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گفتگو اور بات کے ذریعے سے پیام الٰہی کو لوگوں تک پہنچاتے، اپنی تقریر اور بیان سے کتاب اللہ کی شرح کرتے اسے حدیث قولی کہا جاتا ہے۔

حدیث فعلی:

وہ کام جو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خود کیا اور اپنی امت کو اس پر عمل کر کے اس کو دکھلایا۔ اسے حدیث فعلی کہا جاتا ہے۔

حدیث تقریری:

جو کام آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ہوتے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اُن کو دیکھ کر یا سن کر خاموش رہتے تو اسے بھی دین کا حصہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ اگر وہ امور منشاء دین کے منافی ہوتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یقیناً ان کی اصلاح کرتے یا منع فرماتے۔ اس کو حدیث تقریری کہا جاتا ہے۔

حدیث قدسی:

جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔

حدیث کی دینی حیثیت

حدیث کا دین میں کیا درجہ ہے؟ اس کو ذہن نشین کرنے کے لئے حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی درج ذیل حیثیتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ جس کو قرآن پاک نے نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔

اسوہ حسنہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات گرامی ہر مومن کے لئے اسوہ حسنہ موجود ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی کے ہر شعبے میں انسانیت کی رہنمائی کی۔ اللہ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا

ترجمہ: "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (کی ذات) میں بہترین نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کے لیے جو

www.ilmkidunya.com

اللہ (سے ملنے) کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔" (الاحزاب، ۳۳: ۲۱)

اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع ہم سب پر فرض ہے۔ اللہ نے کئی مقامات پر اتباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ

ترجمہ: "سو تم اللہ اور اس کے نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے سارے کلام پر ایمان رکھتا ہے۔ تم انہی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاسکو۔" (الاعراف، ۷: ۱۵۸)

احکاماتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جن باتوں کا حکم دیں ان پر عمل کرنا اور جس سے منع فرمائیں۔ اس سے رکنا ضروری ہے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

ترجمہ: "اور جو کچھ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تمہیں دیں سو اسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جایا کرو۔"

(الحشر، ۵۹: ۷)

اطاعتِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کو ماننا مومنوں پر فرض ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کیا کرو اور رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کیا کرو۔" (محمد، ۴۷: ۳۳)

ہدایت کا راستہ:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنے سے ہدایت اور سیدھی راہ نصیب ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ

ترجمہ: "اور اگر تم اس (رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔" (النور، ۲۴: ۵۴)

حدیث، قرآن کی تفصیل:

حدیث یا سنت قرآن مجید کی تفصیل ہے۔ اور حقیقت میں انبیاء کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد اللہ کے احکامات کی تشریح بھی تھا۔ چنانچہ فرمایا گیا۔

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

ترجمہ: "اور ہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے تاکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں کے لیے وہ احکام خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں۔" (النحل، ۱۶: ۴۴)

رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ہر بات وحی الٰہی:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ہر قول اور عمل اللہ کی منشاء کے مطابق ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۙ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

ترجمہ: "اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے، ان کا کلام تو صرف وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔" (النجم، ۵۳: ۳-۴)

حاصل کلام:

www.ilmkidunya.com

ان آیات اور احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جو بھی اُمت کو ہدایات فرمائیں، اُن کی حیثیت ایک قانون جیسی ہے۔ آپ کا حکم حقیقت میں اللہ کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت نبی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال2: جمع و تدوینِ حدیث پر نوٹ لکھیں۔ (مشقی سوال نمبر1)

جواب:

جمع و تدوینِ حدیث

حدیث کا مفہوم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی گفتگو اور عمل کو حدیث کہا جاتا ہے، آپ کے فرمان کو حدیث قولی اور عمل کو حدیث فعلی کہتے ہیں۔ آپ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں۔ جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو حدیثِ قدسی کہا جاتا ہے۔

تدوینِ حدیث:

تدوین حدیث سے مراد احادیثِ مبارکہ کو جمع کرنا اور انھیں کتابی شکل دینا ہے۔

تدوینِ حدیث کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمع و تدوینِ حدیث عہدِ رسالت خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں:

احادیثِ مبارکہ قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اتباع کا اللہ تعالیٰ نے خود حکم ارشاد فرمایا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ معلم انسانیت بن کر تشریف لائے ہیں اور معاملاتِ زندگی میں احادیثِ مبارکہ کے بغیر ایک مسلمان کا گزارا ممکن نہیں ہے۔ احادیثِ مبارکہ عبادات، معاملات اور احکامات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور قیامت تک ان سے راہ نمائی لی جاتی رہے گی۔ اسی لیے دورِ رسالت اور دورِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں اس کی حفاظت پر بھرپور زور دیا گیا اور احادیث مبارکہ کو باقاعدہ مدوّن کر دیا گیا۔

احکام و ہدایات کو قلم بند کروانا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین کا آغاز عہدِ رسالت ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ حدیث کی جمع و تدوین میں خود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سرپرستی اور رضامندی رہی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آپ کی بات کو سنا جائے، ذہن نشین کیا جائے اور محفوظ کرلیا جائے، اسی وجہ سے آپ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تاکہ سامنے والا اسے اچھی طرح سمجھ لے اور یاد کرلے۔ بعض اوقات آپ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تین مرتبہ اپنی بات دہراتے تاکہ مخاطب کے ذہن میں بیٹھ جائے۔

حدیث کی حفاظت کرنے والے کو دُعا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا بھی دیتے تھے کہ:

"اللہ تعالیٰ اس انسان کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی، یاد کیا اور اسے لوگوں تک پہنچایا۔" (سنن ابی داود: 3660)

صحابہ کرام کا طرز عمل:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارکہ کو حفظ تحریر اور روایت کرنے کا باقاعدہ اہتمام فرماتے تھے۔

احادیثِ مبارکہ کو جمع کرنے کے ذرائع:

دورِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس احادیثِ مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین بڑے ذرائع تھے۔ جن میں:

- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا احادیث مبارکہ کو حفظ کرنا۔

www.ilmkidunya.com

- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا احادیث مبارکہ کو لکھ لینا۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا احادیثِ مبارکہ کے مطابق عمل کرنا شامل ہے۔

صحابہ کرام کی حوصلہ افزائی:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی حوصلہ افزائی کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کو یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ تحریری صورت میں محفوظ کریں۔

احادیث، نبویہ کی کتابی شکل:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی ہی میں احادیثِ نبویہ کو کتابی شکل میں محفوظ کرنے سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی بڑی تعداد نے اس عمل کو اپنی زندگی کا مشن بنایا۔

عہدِ رسالت میں احادیث مبارکہ کی کتابت:

عہدِ رسالت میں احادیث مبارکہ کی کتابت اور تحریر کی متعدد شہادتیں درج ذیل ہیں:

- دورِ رسالت میں جو دعوت نامے اور خطوط نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مصر، شام اور ایران کے فرماں رواؤں کو لکھے ان خطوط میں بعض تحریری شکل میں آج بھی مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انھیں صدقہ اور وراثت کے متعلق احکامات لکھوا کر دیے۔
- اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مختلف علاقوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے جن لوگوں کو روانہ فرمایا تھا ان کی راہ نمائی کے لیے زکوٰت کے تفصیلی احکامات لکھوا کر دیے تھے۔

یہ احکام باقاعدہ تحریری شکل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس موجود تھے۔

صحیفہ صادقہ:

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس احادیثِ نبویہ کے ذاتی نسخے موجود تھے۔ صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث تھا، جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتّب کردہ تھا۔

صحیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیفہ بھی تھا جو انہوں نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر مرتب کیا تھا۔ جس میں بہت سے احکام و مسائل درج تھے۔

صحیفہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اس سلسلے میں سب سے بڑی اہمیت صحیفہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو حضرت ابوہریرہ سے ان کے عزیز شاگرد ہمام بن منبہ نے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس بھی احادیثِ مبارکہ کے تحریری نسخے موجود تھے۔

تابعین کا دور:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے بعد تابعین کے دور میں احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین نے ایک منظم تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ تابعین نے اس دور میں کئی کتبِ احادیثِ مُرتّب کیں جو بعد کے ادوار میں باقاعدہ ماخذ اور مصادر کی حیثیت رکھتی ہیں احادیثِ نبوی کی جمع و تدوین کے حوالے سے یہ تمام کوششیں ذاتی نوعیت کی تھیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا دور:

سرکاری سطح پر جمع و تدوین حدیث کا سلسلہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں شروع ہوا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ متبرک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے دنیا خالی ہو رہی ہے تو آپ کو اندیشہ ہوا کہ ان حفاظ کہیں علوم حدیث نہ اُٹھ جائیں۔ چنانچہ آپ نے تمام ممالک کے علما کے نام فرمان بھیجا کہ حدیث نبی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرکے جمع کر لیا جائے۔

صحاحِ ستہ:

www.ilmkidunya.com

جمع و تدوینِ حدیث کی تحریک کو اوجِ کمال تک پہنچانے کا اعزاز امام مالک اور صحاح ستّہ کے مؤلفین کے سر ہے۔ احادیث کی کتب کے نام درج ذیل ہیں:

- مؤطا امام مالک
- صحیح بخاری (امام ابو عبداللہ محمد ابن اسماعیل بخاری)
- صحیح مسلم (امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری)
- جامع ترمذی (امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی)
- سنن ابی داود (امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث)
- سنن نسائی (امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی)
- سنن ابنِ ماجہ (امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ)

اسی دور کی یادگار ہیں یہ احادیثِ کہ کے مستند مجموعے ہیں۔

حاصلِ کلام:

حدیثِ نبوی کی جمع و تدوین کے ذرائع میں حفظ اور کتابت کے بعد تیسرا ذریعہ سنّتِ نبویہ کا عملی طور پر جاری رہنا ہے جس کا حکم قرآنِ مجید میں موجود ہے پوری امّت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآنِ مجید کے بعد احادیثِ مبارکہ ہو ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔

جمع و تدوینِ حدیث کی پوری تاریخ پر نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے ساتھ حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے بھی خصوصی اسباب مہیّا فرمائے ہیں تاکہ قیامت تک اہلِ ایمان اس پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حدیث کے معنٰی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: **حدیث کے معنٰی و مفہوم**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی گفتگو اور عمل کو حدیث کہا جاتا ہے، آپ کے فرمان کو حدیث قولی اور عمل کو حدیثِ فعلی کہتے ہیں۔ آپ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں۔ جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو حدیثِ قدسی کہا جاتا ہے۔

سوال 2: تدوینِ حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: **تدوینِ حدیث**

تدوین کے معنی ہے جمع کرنا یا اکٹھا کرنا اس طرح تدوین حدیث سے مراد احادیثِ مبارکہ کو جمع کرنا اور انھیں کتابی شکل دینا ہے۔

سوال 3: دورِ نبویؐ میں حفاظتِ حدیث کے دو ذرائع لکھیں۔

جواب: **حفاظتِ حدیث کے ذرائع**

دورِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس حدیثِ مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین بڑے ذرائع تھے۔ جن میں:

- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیثِ مبارکہ کو حفظ کرنا۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیث مبارکہ کو لکھ لینا۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیثِ مبارکہ کے مطابق عمل کرنا شامل ہے۔

سوال 4: صحیفۂ صادقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: **صحیفۂ صادقہ**

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیثِ نبویہ کے ذاتی نسخے موجود تھے۔ صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث تھا، جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتّب کردہ تھا۔

سوال 5: صحاح ستّہ میں سے دو کتابوں کے نام لکھیں۔

www.ilmkidunya.com

جواب: **صحاح ستہ کی دو کتب**

صحاح ستہ کی دو کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

- صحیح بخاری
- صحیح مسلم

سوال6: حدیث قولی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **حدیث قولی**

حضور خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گفتگو اور بات کے ذریعے سے پیام الٰہی کو لوگوں تک پہنچاتے، اپنی تقریر اور بیان سے کتاب اللہ کی شرح کرتے اسے حدیث قولی کہا جاتا ہے۔

سوال7: حدیث فعلی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **حدیثِ فعلی**

وہ کام جو آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خود کیا اور اپنی امت کو اس پر عمل کرکے اس کو دکھلایا۔ اسے حدیث فعلی کہا جاتا ہے۔

سوال8: حدیث تقریری سے کیا مراد ہے؟

جواب: **حدیثِ تقریری**

جو کام آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ہوتے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اُن کو دیکھ کر یا سن کر خاموش رہتے تو اسے بھی دین کا حصہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ اگر وہ امور منشاء دین کے منافی ہوتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یقیناً ان کی اصلاح کرتے یا منع فرماتے۔ اس کو حدیث تقریری کہا جاتا ہے۔

سوال9: حدیث قدسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **حدیثِ قدسی**

جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔

سوال10: حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: **حدیثِ کی اقسام**

حدیث کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

- حدیث قولی
- حدیث فعلی
- حدیث تقریری
- حدیثِ قدسی

سوال11: عہدِ رسالت خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں جمع و تدوین حدیث پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: **عہدِ رسالت میں جمع و تدوین حدیث**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیث مبارکہ کی جمع و تدوین کا آغاز عہدِ رسالت ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ حدیث کی جمع و تدوین میں خود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سرپرستی اور رضامندی رہی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خود اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آپ کی بات کو سنا جائے، ذہن نشین کیا جائے اور محفوظ کر لیا جائے، اسی وجہ سے آپ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ٹھہر

www.ilmkidunya.com

ٹھہر کر گفت فرماتے تاکہ سامنے والا اسے اچھی طرح سمجھ لے اور یاد کر لے۔ بعض اوقات آپ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تین مرتبہ اپنی بات دہراتے تاکہ مخاطب کے ذہن میں بیٹھ جائے۔

سوال 12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حدیث کی حفاظت کرنے والے کو کیا دُعا دی ہے؟

جواب: **حدیث کی حفاظت کرنے والے کو دعا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو ان الفاظ میں دعا بھی دیتے تھے کہ:

"اللہ تعالیٰ اس انسان کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی، یاد کی اور اسے لوگوں تک پہنچایا۔" (سنن ابی داؤد: 3660)

سوال 13: عہدِ رسالت میں حدیثِ مبارکہ کی کتابت اور تحریر کی شہادتیں بتائیں۔

جواب: **عہدِ رسالت میں حدیثِ مبارکہ کی کتابت اور تحریر کی شہادتیں**

عہدِ رسالت میں احادیث مبارکہ کی کتابت اور تحریر کی متعدد شہادتیں درج ذیل ہیں:

- دورِ رسالت میں جو دعوت نامے اور خطوط نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مصر، شام اور ایران کے فرماں رواؤں کو لکھے ان خطوط میں بعض تحریری شکل میں آج بھی مختلف مقامات پر محفوظ ہیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عَمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو انھیں صدقہ اور وراثت کے متعلق احکامات لکھوا کر دیے۔
- اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مختلف علاقوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے جن لوگوں کو روانہ فرمایا تھا ان کی راہ نمائی کے لیے زکوٰۃ کے تفصیلی احکامات لکھوا کر دیے تھے۔

یہ احکام باقاعدہ تحریری شکل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس موجود تھے۔

سوال 14: کن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس احادیثِ مبارکہ کے تحریری نسخے تھے۔

جواب: **احادیثِ نبویہ کے تحریری نسخے**

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس احادیث نبویہ کے تحریری نسخے موجود تھے جن میں:

- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال 15: احادیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جمع و تدوین کا سلسلہ سرکاری طور پر کب شروع ہوا؟

جواب: **حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

سرکاری طور پر احادیثِ مبارکہ کا جمع و تدوین کا سلسلہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں شروع ہوا۔

سوال 16: صحاحِ ستہ کے نام لکھیں۔

جواب: **صحاحِ ستہ کے نام**

صحاحِ ستہ کے نام درج ذیل ہیں:

- صحیح بخاری
- صحیح مسلم
- جامع ترمذی
- سنن ابی داؤد
- سنن نسائی
- سنن ابن ماجہ

www.ilmkidunya.com

سوال17: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے متعلق قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت

قرآن مجید میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

ترجمہ: ”اور جو کچھ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمہیں دیں سو اسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جایا کرو۔“

(الحشر ۵۹:۷)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل کو کہا جاتا ہے:**
(A) حدیث فعلی　(B) حدیثِ قولی　(C) حدیثِ تقریری　(D) حدیثِ قدسی

2۔ **حدیث کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا کہلاتا ہے:**
(A) تدوین حدیث　(B) حفاظتِ حدیث　(C) روایتِ حدیث　(D) درایتِ حدیث

3۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت وبن حزم رضی اللہ عنہ کو والی بنا کر بھیجا:**
(A) یمن کا　(B) مصر کا　(C) شام کا　(D) حبشہ کا

4۔ **صحاح ستہ میں شامل ہیں:**
(A) دو کتابیں　(B) چار کتابیں　(C) چھے کتابیں　(D) آٹھ کتابیں

5۔ **حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سطح پر انتظام فرمایا:**
(A) احادیث پر عمل کرنے کا　(B) احادیث کی جمع و تدوین کا　(C) احادیث کی شرح کا　(D) احادیث کو حفظ کرنے کا

6۔ **آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کو کہا جاتا ہے:**
(A) حدیث　(B) حدیثِ قولی　(C) حدیثِ فعلی　(D) حدیثِ تقریری

7۔ **آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل کو کہا جاتا ہے:**
(A) حدیث　(B) حدیثِ قولی　(C) حدیثِ فعلی　(D) حدیثِ تقریری

8۔ **آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی عمل کیا ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو کہتے ہیں:**
(A) حدیث　(B) حدیثِ قولی　(C) حدیثِ فعلی　(D) حدیثِ تقریری

9۔ **جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو کہتے ہیں:**
(A) حدیثِ قدسی　(B) حدیثِ قولی　(C) حدیثِ فعلی　(D) حدیثِ تقریری

10۔ **قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں:**
(A) احادیثِ مبارکہ　(B) تورات　(C) زبور　(D) انجیل

11۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اتباع کا حکم دیا ہے:**
(A) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے　(B) اللہ تعالیٰ نے
(C) انبیاء کرام علیہ السلام　(D) اساتذہ

www.ilmkidunya.com

12۔ عبادات، معاملات اور احکامات میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں:
(A) اقوالِ صحابہ (B) آئین (C) احادیثِ مبارکہ (D) سنتِ نبوی

13۔ احادیثِ مبارکہ کی جمع و تدوین کا آغاز ہو گیا تھا:
(A) عہدِ رسالت (B) خلفائے راشدین کے دور میں (C) تابعین کے دور میں (D) تبع تابعین کے دور میں

14۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی بات دہراتے تھے:
(A) دو مرتبہ (B) تین مرتبہ (C) چار مرتبہ (D) پانچ مرتبہ

15۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کس کو دعا دیتے تھے؟
(A) حدیث کی حفاظت کرنے والوں کو (B) حدیث کو یاد کرنے والوں کو
(C) حدیث پھیلانے والوں کو (D) حدیث بھول جانے والوں کو

16۔ احادیثِ مبارکہ کو محفوظ کرنے کے ذرائع تھے:
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

17۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتب کردہ صحیفہ تھا:
(A) موطا (B) صحیفہ صادقہ (C) صحیفہ ابوہریرہ (D) صحیح مسلم

18۔ جمع و تدوین حدیث کی تحریک کو اوج کمال تک پہنچانے کا اعزاز ہے:
(A) حضرت ابوہریرہ کے نام (B) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے نام
(C) حضرت عبداللہ بن مسعود کے نام (D) حضرت امام مالک کے نام

19۔ موطا کے مؤلف ہیں:
(A) حضرت ابوہریرہ (B) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص
(C) حضرت عبداللہ بن مسعود (D) حضرت امام مالک

20۔ حدیثِ نبوی کی جمع و تدوین کے ذرائع میں حفظ اور کتابت کے بعد تیسرا ذریعہ ہے:
(A) سنتِ نبویہ (B) اساتذہ کرام (C) سینہ بہ سینہ (D) حکایات

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	D	C	B	B	C	A	A	A
20	19	18	17	16	15	14	13	12	11
A	D	D	B	B	A	B	A	C	B

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے عمل کو کہا جاتا ہے:
(A) حدیث فعلی (B) حدیثِ قولی (C) حدیثِ تقریری (D) حدیثِ قدسی

2۔ حدیث کو جمع کرنا اور کتابی شکل دینا کہلاتا ہے:
(A) تدوین حدیث (B) حفاظتِ حدیث (C) روایتِ حدیث (D) درایتِ حدیث

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو والی بنا کر بھیجا:
(A) یمن کا (B) مصر کا (C) شام کا (D) حبشہ کا

4۔ صحاح ستہ میں شامل ہیں:
(A) دو کتابیں (B) چار کتابیں (C) چھے کتابیں (D) آٹھ کتابیں

5۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سطح پر انتظام فرمایا:
(A) احادیث پر عمل کرنے کا (B) احادیث کی جمع و تدوین کا (C) احادیث کی شرح کا (D) احادیث کو حفظ کرنے کا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
B	C	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حدیث کے معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

جواب:
حدیث کے معنی و مفہوم

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی گفت گو اور عمل کو حدیث کہا جاتا ہے، آپ کے فرمان کو حدیث قولی اور عمل کو حدیثِ فعلی کہتے ہیں۔ آپ کے سامنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو حدیثِ تقریری کہتے ہیں۔ جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو حدیثِ قدسی کہا جاتا ہے۔

2۔ تدوینِ حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب:
تدوینِ حدیث

تدوین کے معنی ہے جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ اس طرح تدوینِ حدیث سے مراد احادیثِ مبارکہ کو جمع کرنا اور انھیں کتابی شکل دینا ہے۔

3۔ دورِ نبوی میں حفاظتِ حدیث کے ذرائع لکھیں۔

جواب:
حفاظتِ حدیث کے ذرائع

دورِ رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس حدیث مبارکہ کو محفوظ کرنے کے تین بڑے ذرائع تھے جن میں:

- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیث مبارکہ کو حفظ کرنا۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیث مبارکہ کو لکھ لینا۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا احادیثِ مبارکہ کے مطابق عمل کرنا شامل ہے۔

4۔ صحیفۂ صادقہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:
صحیفۂ صادقہ

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے پاس احادیثِ نبویہ کے ذاتی نسخے موجود تھے۔ صحیفہ صادقہ دورِ رسالت ہی کا مجموعہ احادیث تھا، جو حضرت عبداللہ بن عَمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتّب کردہ تھا۔

5۔ صحاح ستّہ میں سے دو کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: <u>**صحاح ستّہ کی دو کتب**</u>

صحاح ستّہ کی دو کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

- صحیح بخاری
- صحیح مسلم

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ جمع و تدوینِ حدیث پر نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 2

سرگرمی برائے طلبہ:

سوال 1: صحاح ستہ کے علاوہ احادیثِ نبویہ پر مشتمل دیگر کتب کی فہرست مرتب کریں۔

جواب: <u>**احادیث کی دیگر کتب کے نام**</u>

صحاح ستہ کتب کے علاوہ دیگر کتابیں حدیث کی درج ذیل ہیں:

- موطاامام مالک
- مسند احمد بن حنبل
- سنن الدارمی مشکوۃ المصابیح
- مصنف عبدالرزاق
- کنز العمال صحیح ابن حبان
- مستدرک حاکم
- مجمع الزوائد صحیفہ ہمام بن منبہ
- الادب المفرد
- السنن الکبری البیہقی
- المعجم الکبیر
- مسند البزار
- المعجم الصغیر الطبرانی

برائے اساتذہ کرام:

سوال 2: منتخب احادیث میں سے چند موضوعات پر گفت گو کروائی جائے گی نیز گھر کا کام (Assignment) بھی دیا جائے۔

جواب: اس کام کے بارے میں اساتذہ کرام کمرۂ جماعت میں طلبہ کی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں آگاہ کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

سوال 3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین و تبع تابعین کے ادوار میں حدیث کی جمع و تدوین کے طریق کار پر اظہارِ خیال کروایا جائے۔

جواب: اس کام کے بارے میں اساتذہ کرام کمرۂ جماعت میں طلبہ کی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں آگاہ کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ
کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) صحاح ستہ میں شامل ہیں۔

(A) دو کتابیں (B) چار کتابیں (C) چھے کتابیں (D) آٹھ کتابیں

(ii) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سطح پر انتظام فرمایا:

(A) احادیث پر عمل کرنے کا (B) احادیث کی جمع و تدوین کا (C) احادیث کی شرح کا (D) احادیث کو حفظ کرنے کا

(iii) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمان کو کہا جاتا ہے:

(A) حدیث (B) حدیثِ قولی (C) حدیثِ فعلی (D) حدیثِ تقریری

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عمل کو کہا جاتا ہے:

(A) حدیث (B) حدیثِ قولی (C) حدیثِ فعلی (D) حدیثِ تقریری

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی عمل کیا ہو اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو تو اس کو کہتے ہیں:

(A) حدیث (B) حدیثِ قولی (C) حدیثِ فعلی (D) حدیثِ تقریری

(vi) جس حدیث میں مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہوں تو اس کو کہتے ہیں:

(A) حدیثِ قدسی (B) حدیثِ قولی (C) حدیثِ فعلی (D) حدیثِ تقریری

(vii) قرآن مجید کی تفسیر اور تشریح ہیں:

(A) احادیثِ مبارکہ (B) تورات (C) زبور (D) انجیل

(viii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور اتباع کا حکم دیا ہے:

(A) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے (B) اللہ تعالیٰ نے
(C) انبیاء کرام علیہ السلام (D) اساتذہ

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) حدیث کے معنیٰ و مفہوم بیان کریں۔

(ii) تدوینِ حدیث سے کیا مراد ہے؟

(iii) دورِ نبوی میں حفاظتِ حدیث کے دو ذرائع لکھیں۔

(iv) صحیفۂ صادقہ سے کیا مراد ہے؟

(v) صحاح ستہ میں سے دو کتابوں کے نام لکھیں۔

(vi) حدیث تقریری سے کیا مراد ہے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

جمع و تدوینِ حدیث پر نوٹ لکھیں۔

(ب) احادیثِ نبویہ

1. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بَقِیَّۃُ رِجْزٍ، اَوْعَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْہَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِہَا فَلَا تَہْبِطُوْا عَلَیْہَا۔

ترجمہ: یہ اس عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا جب کی زمین (ملک یا شہر) میں طاعون ہو جہاں پر تم رہ رہے ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور جب وہ کسی ایسی سرزمین پھیلا ہو جہاں تم نہ رہتے ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ (جامع ترمذی: 1025)

تشریح: طاعون ایک تکلیف دہ بیماری ہے اور شدید بیکٹیریل انفیکشن ہے جو انسانوں میں پسوؤں کے ذریعے منتقل ہوتا ہے، جو پہلے ہی بیمار جانوروں کو کھا چکے ہوتے ہیں مثلاً چوہا یا گلہری وغیرہ۔ یہ ایسی مہلک بیماری ہے جس میں سردی کا لگنا اور پھیپھڑوں کو متاثر کرنا بھی شامل ہے مگر آج کے دور میں اس کا علاج بروقت کروایا جائے تو متاثرہ جان بچائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ احتیاطی تدابیر ضرور اختیار کرنی چاہیے۔ اسلام اور پیغمبرِ اسلام خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق جن مقامات پر کوئی ایسی وبا پھیلی ہوئی ہو وہاں جانا یا وہاں سے نکلنا جائز نہیں ہے۔ اس کا سبب جان کی حفاظت ہے جو کہ مقاصدِ شریعت میں سے ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَلَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ

ترجمہ: "اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

مسلمان پر لازم ہے کہ کسی جہالت یا لاپرواہی کا مظاہرہ نہ کرے جس سے اس کی جان کو خطرہ ہو بلکہ علماء و ماہرین اور محکمہ صحت کی ہدایات کی پابندی کرے یا بلاضرورت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر کسی شدید ضرورت کے تحت نکلنا پڑے تو تمام احتیاطی ضوابط پر عمل کرے اور تحفظ و سلامتی کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھے۔ حدیث نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے معلوم ہوتا ہے کہ وباؤں کے زمانے میں گھروں میں رہنا واجب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک عذاب تھا جسے اللہ جس پر چاہتا تھا، بھیجتا تھا۔ اس نے اسے اہل ایمان کے حق میں رحمت بنا دیا ہے۔ جو شخص طاعون کے مرض میں مبتلا ہونے کے بعد صبر کر کے اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اللہ سے اجر کی امید رکھے اور اس کا اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو کچھ لکھ رکھا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اس بندے کی اس مرض میں موت بھی ہو گئی تو اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔ (احمد بن حنبل)

بروقت علاج کا ہونا، بیماری کی تشخیص و ادویات کا بندوبست کرنا، احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھنا اور بالخصوص قوی مومن کا کمزور مومن کے مقابلے میں اچھا سمجھا جانا، یہ سب معاملات اسلام کی نگاہ میں پسندیدہ ٹھہرائے گئے ہیں۔

2. فَیَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ، وَلَاتُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَیَکْرَہُ لَکُمْ: قِیْلَ وَقَالَ۔ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ۔ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ۔

ترجمہ: وہ (اللہ) تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔ اور وہ تمہارے لیے قیل و قال (فضول باتیں)، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (صحیح مسلم: 1715)

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو پہلے اُن کاموں کی دعوت دی ہے جن کو سر انجام دینے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ اس کام سے خوش ہوتا ہے کہ بندہ کسی قسم کا شرک کیئے بغیر اس کی بندگی اور عبادت کرے۔ شرک اللہ تعالیٰ کو اتنا ناپسندیدہ امر ہے کہ خدا اس کے بارے میں اعلان کر چکا ہے کہ اس عظیم گناہ کرنے والے کو معاف ہی نہیں کروں گا۔ دوسرا امر پسندیدہ یہ ہے کہ سب مسلمان مل جل کر اسی کی رسی مظبوطی سے تھام لیں یعنی قرآنی حکم کی۔ اس سے مراد اتفاق، اتحاد اور بھائی چارہ ہے جو کہ طاقت و عزت کی کلید ہے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا

ترجمہ: "آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے" (سورۃ الانفال)

لہٰذا اللہ کی رسی یعنی دین محمدی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل پیرا ہو کر سب مسلمانوں کا بھائیوں کی طرح مل جل کر اپنی طاقت میں اضافہ کرنا لازم ہے۔ ناپسندیدہ امور میں سے پہلا امر یہ ہے کہ لایعنی اور بے کار باتوں سے

www.ilmkidunya.com

اجتناب کرنا چاہیئے۔ فرمان نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے کہ آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ وہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔ (جامع ترمذی)

یعنی اچھا بات، بیکار اور فضول کام نہ وہ اپنے نہ کرے اور زبان کو فضول باتوں میں استعمال نہ کرے۔ نیز قرآن میں مومنوں کا ایک وصف یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ فضول باتوں سے منہ پھیر لیتے تھے۔ دوسرا ناپسندیدہ امر یہ ہے کہ آدمی دستِ سوال دراز کرنے کو معمول بنالے اور خودداری کو بالائے طاق رکھ کر بھکاری جیسا بن جائے۔ کثرت سوال سے مراد یہ بھی ہے کہ بات بات میں غیر ضروری سوالات کی کثرت کرنا یہ عادت خراب ہے۔ ایک مرتبہ جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کا حکم دیا تو ایک شخص نے عرض کی کیا ہر سال حج فرض ہوگا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ پھر فرمایا پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے پر ہی ہلاک ہوئے تھے۔ میری اتنی ہی بات پر اکتفا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں۔ (صحیح مسلم)

تیسرا ناپسندیدہ کام مال کا ضائع کرنا ہے یعنی اسراف اور فضول خرچی سے بچنا۔ اپنے مال کو اپنی جان و اہل و عیال اور اچھے کاموں میں خرچ کریں جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ راہِ اسلام میں خرچ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اسراف اور کنجوسی دونوں کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے اور فضول خرچی کرنے والے کو شیطان کا بھائی بھی کہا گیا ہے۔

3. مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْبَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ۔

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی پر بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندہ یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری:2320)

تشریح: حدیث نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق جو مسلمان بھی پودا لگائے یا بیج بوئے اور اس میں سے کوئی جاندار مخلوق کھالے تو اسے اس پر ثواب ملتا ہے نیز اس مسلمان کی وفات کے بعد بھی اس کے اس عمل کا ثواب اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کی یہ کھیتی اور لگایا ہوا درخت باقی رہتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں پودے لگانے کی ترغیب دی جا رہی ہے کیوں کہ اس میں بڑی خیر مضمر ہے اور دینی و دنیاوی فوائد بھی ہیں۔ اشجار جہاں انسان و حیوان کی مختلف ضرورتوں میں کام آتے ہیں وہاں ماحولیاتی آلودگیوں سے انسانی معاشروں کو بچاتے بھی ہیں۔ دینِ اسلام نے بہت پہلے انسانیت کو خبردار کر دیا تھا کہ سایہ دار اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ کیونکہ درخت سانس لینے کے لیے ہمیں صاف و شفاف ہوائیں آکسیجن کی صورت میں فراہم کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تقریباً 59 بار قرآن مجید میں مختلف انداز و کیفیات میں درختوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ انجیر اور زیتون کے درختوں کی قسم بھی کھائی ہے اور اللہ نے ثمر دار درختوں کے پھلوں کو رزق قرار دیا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے پودوں کے لیے گڑھے کھودنے کے لیے حکم دیا اور حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خود اپنے دستِ مبارک سے پودے لگاتے اور مٹی درست کرتے۔ پھر وہ سرسبز و شاداب ہوتے اور کوئی پودا خشک یا مرجھاتا نہیں تھا جس کی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تنصیب کرتے تھے۔ (خصائص الکبریٰ)

یہ اشجار ہمیں سایہ فراہم کرتے ہیں اور مختلف انواع کے پھل اور پھول دیتے ہیں۔ قدرتی آفات سے بچانے کے ساتھ ساتھ گلوبل وارمنگ یعنی درجہ حرارت کی زیادتی سے ہمیں نجات دیتے ہیں اور بارشوں کے نزول کا سبب بنتے ہیں۔

4. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ۔

ترجمہ: جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔ (صحیح بخاری:6018)

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں سب سے پہلے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک عالمگیر اصول بیان کیا جا رہا ہے کہ جو کوئی ایمان رکھتا ہے (یہ شرطیہ جملہ کہہ کر آگے اس کا جواب دیا جا رہا ہے) کہ اسے چاہیے کہ وہ ہمسائے کو نقصان یا تکلیف نہ پہنچائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں پڑوسیوں کے لیے راحت و مسرت اور سکون کا باعث بننا چاہیے۔ قرآن مجید میں سورۃ النساء میں ہمسائیوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قریب اور ساتھ رہنے والے کو ہمسایہ کہا جاتا ہے۔ جو جتنا قریب ہوتا ہے وہ اتنا ہی حسنِ سلوک کا حقدار ہوتا ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

تم اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک اپنے ہمسائے کے لیے وہ کچھ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

ہمسایہ اگر غریب ہے تو اس کی مالی معاونت کرنے کے ساتھ ساتھ خوشی یا غمی میں بھی شریک ہونا چاہیے۔ اس کے برعکس صاحب حیثیت پڑوسی کے ساتھ عزت و وقار سے پیش آنا چاہیے کیونکہ اسے دولت، لباس یا صدقہ وخیرات کی حاجت نہیں ہوتی۔

دوسری اہم چیز اہلِ ایمان کے لیے مہمان کی عزت و تکریم ہے۔ مہمان کے معنی رغبت کے ہیں۔ وہ میزبان کی طرف رغبت بڑھاتا ہے اور اس کے گھر آتا ہے اسی لیے اسے مہمان کہا جاتا ہے۔ سورہ ھود میں ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا بھی تذکرہ ہے۔

مہمان، خوشحالی، رزق میں اضافے اور مغفرت کا سبب ہے۔ فرمانِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے کہ جب اللہ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کی جانب مہمان کو بطور ہدیہ بھیجتا ہے۔ مہمان اپنی روزی ساتھ لے کر آتا ہے اور میزبان کے گناہوں کو ساتھ لے کر جاتا ہے۔ (کنز العمال)

حدیث کے آخر میں اچھی گفتگو کرنے کا یا پھر چپ رہنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ قرآن نے مومنوں کی نشانی اور خوبی یہ بتائی کہ وہ لغو باتوں کی طرف راغب نہیں ہوتے اور سورہ فرقان میں فرمایا کہ مومن لوگ جب جاہلوں سے مخاطب ہوتے ہیں تو انہیں سلام کہتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔ (سند احمد بن حنبل)

لہٰذا ہم مہذب اور بامقصد گفتگو لازمی اختیار کریں یا پھر خاموشی اختیار کریں کیونکہ اسی میں فائدہ اور نجات ہے۔

5. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَایَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ، وَلَا یَحْقِرُہٗ

ترجمہ: مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ (صحیح مسلم: 2564)

تشریح: اسلام کی بنیاد اخوت و بھائی چارہ ہے جو سب اہل اسلام کو ایک جگہ جمع کر دیتا ہے چاہے وہ حسب نسب، تہذیب وثقافت، مال و دولت یا معاشرتی اعتبار سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں۔ سورۂ حجرات میں بھی اللہ نے فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اگر دو مسلمان یا ان کے دو گروہوں کے درمیان کوئی دشمنی کا سلسلہ چل رہا ہو تو ایسی صورت میں دیگر احباب کو چاہیے کہ وہ صلح کی طرف راغب کر کے ان میں امن و سلامتی کو فروغ دیں۔ لہٰذا ایسا ہرگز نہ ہو کہ ظلم و بربریت اور نفرت کو پروان چڑھا کر فساد اور قتل و غارت گری کا ماحول بنایا جائے کیونکہ مسلمان کبھی بھی اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا نہ اسے تنہا چھوڑتا ہے اور نہ ہی اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بہترین مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ (جامع ترمذی)

اسی طرح ایک متفق علیہ حدیث میں فرمایا کہ مومنوں کی آپس میں محبت و ہمدردی کی مثال جسم کی طرح ہے کہ جب کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔

مسلمان دنیا میں جہاں بھی آباد ہیں وہ امتِ اسلامیہ کا جزو ہیں اگر وہ ظلم کا شکار ہیں تو ان کی تکلیف سے پوری امت مسلمہ بے چین ہو گی نیز ہمیں کسی بھی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے اور نہ ہی اس کی دل آزادی کرنی چاہیے بلکہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دوسروں کی دل آزاری کرنا ہے۔ لہٰذا اہل اسلام کو ظلم، خود غرضی اور نفرت و تعصب کی بجائے ایک دوسرے کے لیے امن و محبت اور خیر خواہی کا باعث بننا ہو گا۔

6. اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ الْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَۃِ

ترجمہ: اے اللہ! میں (لوگوں کو) دو کمزوروں یتیم اور عورت، کی حق تلفی کرنی (تاکید کے ساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ: 3678)

تشریح: اس حدیث میں ایک اسلامی اصول پر زور دیا گیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کمزور پر کبھی ظلم نہ کرو اور نہ اس کی حق تلفی یا استحصال کرو۔ کمزوروں میں یتیم اور عورت کا خصوصی تذکرہ کیا گیا جن سے نرمی کا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان سب کے لیے اپنا دفاع کرنا اکثر اوقات مشکل ہوتا ہے اسی لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خصوصی تاکید فرمائی کہ جو ان کی حق تلفی کرے گا وہ حرام عمل کر رہا ہے جس کی اسے دنیا و آخرت میں رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سورۃ کہف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی بستی والوں نے مہمان نوازی کرنے سے انکار تو کر دیا مگر پھر بھی اس بستی کے یتیم بچوں کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے ایک دیوار تعمیر کر دی تاکہ مستقبل میں بستی کے لوگ یتیموں کی حق تلفی نہ کریں ایک مقام پر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ساتھ ہوں گے"۔ (صحیح بخاری)

اسی طرح عورتیں چاہے ماں، بہن، بیوی یا بیٹی یا کسی بھی رشتے سے منسلک ہوں ان کے ساتھ نرمی، احترام اور عدل و احسان سے پیش آئیں۔ اسلام میں جو مقام عورت کا ہے وہ کسی اور دین میں نہیں۔ دینِ اسلام نے جس طرح مردوں کے حقوق بتائیں ہیں اسی طرح عورتوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا علم حاصل کرنا مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔"

تعلیم و تربیت، دیکھ بھال یا پرورش کا معاملہ ہو یا اجر و ثواب کا معاملہ ہو اسلام نے یہ تمام حقوق عورتوں کو برابری کی بنیادوں پر مہیا کیے ہیں۔ اس کے علاوہ ماں کی خدمت کرنے پر اور بیٹی کی پرورش کرنے پر جنت کی بشارت بھی دی گئی۔

7. مَا اَمَرْتُکُمْ بِہٖ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہَیْتُکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا۔

ترجمہ: جس کام کا میں تمہیں حکم دوں، اس پر عمل کرو اور جس سے منع کروں، اس سے دور رہو۔ (سنن ابن ماجہ:1)

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و اتباع کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ سورۂ اعراف میں ہے کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں کے ساتھ ساتھ پاک چیزوں کو حلال ٹھہراتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔ اللہ نے اپنے رسول مکرّم کو چیزوں کو حلال و حرام قرار دینے کا بھی اختیار دیا ہے۔ نیز سورۂ حشر میں بھی یہی حکم ہے کہ جو کچھ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔

ایک موقع پر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خزیمہ کی ایک گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا جبکہ حقوق العباد کے اکثر معاملات میں روزِ قیامت تک دو مرد گواہوں کا ہونا ضروری ہے مگر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تخصیص فرما دی کیونکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ نے اختیار دیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے کیونکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی خواہش سے کچھ کلام نہیں فرماتے ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اہل ایمان کے لیے دو مردار حلال کیے گئے جن میں سے ایک مچھلی ہے۔ یعنی مچھلی بغیر ذبح کیے حلال کر دی گئی جبکہ باقی سب جاندار کو قرآن میں ذبح کر کے کھانے کا حکم دیا گیا۔ ایک متفق علیہ حدیث کے مطابق جب قحط کا زمانہ آتا تو صحابہ کرام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بارش برسانے کی دعا کرواتے اور کبھی بارش رک جانے کی دعا کروائی جاتی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا سے اللہ تعالیٰ بارش کو روک دیتے۔ ایک مقام پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس تعلیم کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔ لہٰذا ہمیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر حال میں اتباع و اطاعت کرنی چاہیے تا کہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے اور ہمیں اپنا محبوب بنالے۔

8. اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ

ترجمہ: بدگمانی سے دور رہو کیوں کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ (صحیح مسلم:2563)

تشریح: بدگمانی سے مراد ہے کہ کسی کے بارے میں برا سوچنا یا کسی کے بارے میں غلط اندازے لگانا ہے۔ بدگمانی ایک مفروضہ ہے جو کبھی درست بھی ہو جائے تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا لیکن اگر یہ غلط ہو جائے تو ہماری زندگی کے قیمتی لمحات ضائع ہو جاتے ہیں۔ ہم خود ہی غلط اندازوں کی بنیاد پر جلتے ہیں، کبھی حسد اور غصے کا شکار ہوتے ہیں، کبھی انتقامی کارروائی یا سازش کا خیال دل میں لاتے ہیں۔ دوسری جانب جب وہ شخص ہم سے ملتا ہے (جس کے بارے میں ہم برا گمان رکھتے ہیں) تو پر خلوص ہوتا ہے اور اس کا سکون دیکھ کر تن بدن میں آگ سی لگتی ہے اور ایک اور بدگمانی کا اضافہ ہوتا ہے کہ شاید ہمیں وہ شخص مزید مشتعل کر رہا ہے۔ اسی لیے قرآن نے کہا کہ مومنو! زیادہ گمان کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گمان ہوتے ہیں۔ اسی لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بدگمانی سے بچو کیونکہ یہ باطل عمل ہے اور نہ ہی ایک دوسرے کے ظاہری و باطنی عیب تلاش کرو اور نہ حرص و حسد اور نفرت سے کام لو بلکہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ (صحیح مسلم)

لہٰذا ہمیں مسلمانوں اور بالخصوص نیک افراد کے بارے میں کبھی بھی بدگمانی نہیں کرنی چاہیے تا کہ اسلامی معاشرے میں محبت، اخوت اور ہمدردی کے جذبات ایک دوسرے کے لیے پروان چڑھ سکے اور ہم دنیا میں بحثیت مسلمان ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکیں۔

9. لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ

ترجمہ: رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔ (سنن ابن ماجہ:2313)

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کو جہنم کی آگ کی وعید سنائی گئی ہے۔

www.ilmkidunya.com

وہ مال یا تحفہ جو کوئی شخص اپنا جائز یا ناجائز کام کرانے کے لیے کسی مجاز افسر کو ادا کرتا ہے رشوت کہلاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نہ نبھائے بلکہ حیلے، حجت اور بہانے سے اس کام کو لٹکاتا رہے اور اس کام کے بدلے کچھ مطالبہ کرے تو اس کو رشوت کہیں گے یا کوئی آدمی کسی دوسرے سے اپنا کوئی ناجائز کام کروائے اس کام کے بدلے اسے کچھ معاوضہ دے یہ بھی رشوت کہلاتی ہے۔ الراشی کا مطلب رشوت دینے والا اور المرتشی کا مطلب رشوت لینے والا ہے۔
رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہوتا ہے جب عدل و انصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں، ظالم اہلکار جائز حقوق کی راہ میں حائل ہو جائیں اور ناجائز مطالبے کرنے لگیں۔ رشوت کا لین دین بھی حرام ہے چونکہ اس سے دوسروں کے حقوق مارے جاتے ہیں اور حقدار کو اس کا حق نہیں ملتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ

ترجمہ: ”اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق نہ کھایا کرو اور نہ مال کو (بطور رشوت) حاکموں تک پہنچایا کرو تاکہ یوں لوگوں کے مال کا حصہ تم بھی ناجائز طریقے سے کھا سکو“۔ (البقرۃ:۱۸۸)

اللہ تعالیٰ نے کفار کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ

ترجمہ: ”جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے حرام مال خوب کھانے والے ہیں“۔ (المائدۃ:۴۲)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رشوت کے لین دین کو رواج دینے والے حاکموں پر لعنت کی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَعَنَ اللهُ الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمْ

ترجمہ: ”رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا (اور) جو ان کے درمیان معاملہ کرواتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے۔“ (طبرانی)

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جس قوم میں رشوت عام ہو جائے اسے خوف و ڈر میں مبتلا کر دیا جاتا ہے“۔ (المعجم الکبیر)

رشوت جیسی لعنت کو ملک سے ختم کیا جا سکتا ہے اگر:

- حکومت ملازمین کی معقول تنخواہ مقرر کرے تاکہ وہ بآسانی گزر اوقات کر سکیں۔
- جو سرکاری ملازم رشوت میں ملوث پایا جائے اسے عبرت ناک سزا دی جائے۔

ایک فلاحی معاشرے کے قیام کے لئے رشوت جیسے قبیح جرم کی سختی سے مذمت کی جائے تاکہ عدل و انصاف سے بھرپور معاشرہ وجود میں آسکے اور لوگوں کو اُن کے حقوق جائز طریقے سے مل سکیں۔

۱۵. اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے۔ (صحیح مسلم:817)

تشریح: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مبارکہ روایت ہے کہ یہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید لوگوں کے لیے بلندی و پستی یا عروج و زوال کا ذریعہ ہے۔ اس سے مراد ہے کہ جو مردِ مومن قرآنی احکامات پر عمل کرکے اس کتاب سے رہنمائی حاصل کرتا ہے اور قرآن مجید کے بیان کردہ اخلاق فاضلہ کے مطابق خود کو ڈھالتا ہے تو اللہ اسے دنیا و آخرت میں درجات اور بلندی عطا کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا، اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور آخرت میں ان کے ذریعے جنت میں بلندیاں بھی عطا کرے گا۔ جہاں تک ان لوگوں کی بات ہے جن کو اللہ قرآن کے ذریعے ذلیل کرتا ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جو قرآنی احکامات پر عمل نہیں کرتے، اس کتاب میں شک و شبہ کی روش اپناتے ہیں۔ دل سے یقین نہیں کرتے۔ بعض اوقات ایسے لوگ روگردانی کرتے ہوئے اس کتاب کے اوامر و نواہی پر عمل نہیں کرتے۔ یہی لوگ دنیا اور آخرت میں رسوا و ذلیل ہوں گے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں قرآن مجید کو چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ (صحیح مسلم)

لہٰذا قرآن مجید تاریکی سے نور، گمراہی سے ہدایت اور زوال سے عروج کی طرف لے جانے والی کتاب ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ کا عامل مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا اِن دنوں بطور نائب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس کو مقرر کیا تو حضرت نافع

www.ilmkidunya.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرنے لگے کہ ایک آزاد کردہ غلام کو اپنا نائب مقرر کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسا جانشین کیوں مقرر کیا (جو پہلے ایک غلام تھا) تو نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: وہ کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور فرائض کا عالم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حق فرمایا تھا کہ یہ کتاب بہت سے لوگوں کو بلندی عطا کرے گی۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان ان کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے ان کو عروج ملا۔ فارس و روم اور مشرق و مغرب ان کے زیرِ نگیں ہوئے۔ بقول اقبال

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

الاسماءُ الحُسنیٰ			
اَلرَّءُوْفُ	نہایت مہربان	مالِکُ الْمُلْك	سب سلطنت اور حکمرانی کا مالک
ذُوالْجَلَالِ وَالْإِکْرَام	عظمت اور بزرگی والا	الْمُقْسِطُ	حلال و انصاف کرنے والا
الجَامِعُ	جمع کرنے والا	الْغَنِي	بے پرواہ بے نیاز
الْمُغْنِي	بے نیاز کر دینے والا	المَانِعُ	روکنے والا
الضار	نقصان کا مالک	النَّافِعُ	نفع کا مالک، نفع عطا فرمانے والا
النُّورُ	نور	الْهَادِي	ہدایت دینے والا
البديع	بے مثال موجد عدم سے وجود میں لانے والا	الباقي	ہمیشہ رہنے والا
الوارث	وارث و مالک	الرَّشِيدُ	نیکی اور راستی کرنے والا
الصبور	بہت زیادہ مہلت دینے والا	السَّمِيعُ	بہت زیادہ سننے والا
البَصِيرُ	سب کچھ دیکھنے والا	الحَكِيمُ	حکمت و تدبر والا

سرگرمی برائے طلبہ:

سوال1: منتخب احادیث کے تراجم و تشریح اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق پر تحقیقی مضمون لکھ کر لائیں

جواب: **تحقیقی مضمون**

اساتذہ کرام تحقیقی مضمون لکھنے کے حوالے سے طلبا کی رہنمائی کریں۔

سوال2: طلبہ اپنی ذات کا جائزہ لیں کہ وہ دی گئی احادیث مبارکہ کی تعلیمات میں سے کن کن ہدایات پر عمل کرتے ہیں؟ فہرست تیار کریں۔

جواب: **احادیثِ مبارکہ کی تعلیمات**

اساتذہ کرام طلبا سے فہرست مرتب کروائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: طلبہ کے درمیان احادیث مبارکہ اور ان کا ترجمہ سننے کی مشق اور مسابقہ کروایا جائے جس میں صحت تلفظ کا اہتمام ہو۔

جواب: **احادیث مبارکہ**

اساتذہ کرام طلبا سے حدیثِ مبارکہ سننے کی مشق روزمرہ کی بنیاد پر دہرائیں۔

سوال2: مذکورہ احادیث کا عربی متن دیا جائے اور طلبہ از خود ترجمہ کر کے لائیں۔

جواب: **احادیث کا ترجمہ**

اساتذہ کرام احادیث کا ترجمہ طلبا کو بطور گھر کا کام تفویض کریں۔

سوال3: طلبہ کو بیس (20) اسمائے حسنیٰ مع معانی پڑھائے جائیں۔

جواب: **اسمائے حسنہ**

www.ilmkidunya.com

دیکھیں تفصیلی سوال

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com